

پریس ریلیز

خودکشی نفسیاتی معاملہ، تعویز گنڈوں کا سہارا نہ لیں، ڈپریشن قابل علاج مرض ہے۔ پروفیسر الفریڈ ظفر
انسان کو اپنے اوپر مایوسی طاری نہیں کرنی چاہیے جس کے خوفناک نتائج برآمد ہوتے ہیں: پرنسپل پی جی ایم آئی
سینئر ڈاکٹرز پر مشتمل جنرل ہسپتال میں سٹیٹ آف دی آرٹ سائیکاٹری وارڈ موجود ہے: پروفیسر ندرت سمیل، پروفیسر جودت سلیم
نشیات کا استعمال، حادثاتی صدمات و رشتوں کا قطع تعلق ہونا خودکشی کی اہم وجوہات ہیں
15 سے 44 سال کی عمر میں شرح زیادہ دینیا بھر میں سالانہ 10 لاکھ افراد خودکشی کی کوشش کرتے ہیں: ڈاکٹر فائزہ اطہر
ہمیں دین اسلام کی تعلیمات کو مد نظر رکھنا اور فروغ دینا بھی ضروری ہے: سربراہ ایل جی ایچ
خودکشی سے بچاؤ کے عالمی دن پر جنرل ہسپتال میں شعبہ سائیکاٹری کے زیر اہتمام آگاہی واک: پمفلٹس تقسیم

لاہور 11 ستمبر:..... پرنسپل پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ و امیر الدین میڈیکل کالج پروفیسر ڈاکٹر محمد الفریڈ ظفر نے کہا کہ ڈپریشن کا علاج ڈاکٹر زاور ماہر نفسیات کے پاس ہوتا ہے، لوگ تعویز گنڈوں کا سہارا نہ لیا کریں اور باقاعدہ علاج معالجے کی طرح رجوع کریں۔ انہوں نے کہا کہ خودکشی بھی ایک نفسیاتی مرض ہے جو مختلف عوامل اور حالات کے نتیجے میں انسانی ذہن میں پیدا ہونے والے ذہنی دباؤ (ڈپریشن) کی وجہ سے مریض کا نامید ہو کر انتہائی اقدام اٹھاتا ہے جوئے موت کو گلے لگانا ہے اس لیے خودکشی کو محض غربت، معاشی بدحالی سے جوڑنا کسی طور بھی مناسب نہیں۔

ان خیالات کا اظہار پروفیسر الفریڈ ظفر نے لاہور جنرل ہسپتال شعبہ سائیکاٹری کے زیر اہتمام خودکشی روکنے سے متعلق آگاہی واک کے شرکاء سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر جودت سلیم، ایم ایس پروفیسر ندرت سلیم، ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ سائیکاٹری ڈاکٹر فائزہ اطہر، ڈاکٹر اسامہ، ڈاکٹر رفیع، ڈاکٹر انیلہ، ڈاکٹر فرحانہ، شبنا زار سمیت ڈاکٹرز و پیرامیڈیکل سٹاف نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ جنہوں نے آگاہی جینرز و پبلے کارڈز اٹھارے تھے جبکہ اس سال کا تقسیم "عمل کے ذریعے امید جگانا" ہے۔ پروفیسر جودت سلیم اور ایم ایس پروفیسر ندرت سمیل کا کہنا تھا کہ ایل جی ایچ میں سٹیٹ آف دی آرٹ سائیکاٹری وارڈ موجود ہے جہاں سینئر ڈاکٹرز مریضوں کے علاج کے لئے دستیاب ہوتے ہیں لہذا ڈپریشن کے مریضوں کو ماہر نفسیات سے رجوع کرنا چاہیے اور اہل خاندان کو بھی ایسے مریض پر خصوصی توجہ، اس کی دلجوئی اور کونسلنگ کرنا بھی ضروری ہے تاکہ مریض حالات کی سنگینی کے زیر اثر کسی انتہائی کاٹھنا رو کر اپنی جان نہ گنوا بیٹھے۔

پروفیسر فائزہ اطہر نے کہا کہ عالمی ادارہ صحت کی رپورٹ کے مطابق دینیا بھر میں سالانہ 10 لاکھ افراد اپنی زندگی کی خاتمے کی کوشش کرتے ہیں اور آج عالمی دن منانے کا مقصد بھی خودکشی کے واقعات میں کمی لانے کے لئے عوامی شعور جاگرت کرنا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک اور جائزہ رپورٹ کے مطابق ہر روز دینیا بھر میں 3 ہزار افراد خودکشی کی کوشش کرتے ہیں جن میں 15 سے 44 سال کی عمر کے لوگ زیادہ تعداد میں شامل ہوتے ہیں۔ پروفیسر فائزہ اطہر نے خودکشی کی وجوہات میں بتایا کہ حادثاتی صدمات کا لاحق ہونا، نشیات کا استعمال اور رشتوں کا قطع تعلق شامل ہے، اسی طرح مالی مشکلات کا رونما ہونا، کسی قریبی عزیز کی اچانک موت اور ذہنی توازن برقرار نہ رکھنے سے بھی کوئی شخص خودکشی کی طرف مائل ہو جاتا ہے جس سے بچاؤ کے لئے ہمیں تمام ضروری اقدامات بروئے کار لانا چاہئیں۔

پرنسپل پی جی ایم آئی نے میڈیا سے گفتگو میں کہا کہ دینی تعلیمات سے لاعلمی اور معاشی سماجی حالات کے دباؤ میں آکر لوگ اپنی حرمیوں، بیماری کے علاج اور اپنے خواہوں کی تعبیر کے لئے تعویز گنڈوں، جھاڑ پھونک کا سہارا لیتے ہیں جو مسئلہ حل نہیں بلکہ بہت سی سماجی اخلاقی خرابیوں کو جنم دینے کا باعث ہے جس سے غریب لوگوں کا مزید استحصال ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ، جاپان، برطانیہ اور ترکی یا فنڈ ممالک میں خودکشی کی شرح پسماندہ غریب ملکوں کے مقابلے میں زیادہ ہے، اس مسئلہ کے حل کے لئے ہمیں دین اسلام کی تعلیمات کو مد نظر رکھنا اور فروغ دینا ضروری ہے کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا حکم بھی یہی ہے کہ کسی بھی حالت میں انسان کو اپنے اوپر مایوسی طاری نہیں کرنی چاہیے جس کے خوفناک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

پروفیسر الفریڈ ظفر نے کہا کہ یہ بات مشاہد سے میں آئی ہے کہ برقی یا فنتھ ممالک میں ایسے لوگ خودکشی کرتے ہیں جنہیں معاشی مسائل کا سامنا نہیں ہوتا بلکہ وہ حالات کی یکسانیت سے گھبرا کر خودکشی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ معاشرے کے مغیر اور صاحب ثروت لوگوں کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ پسماندہ اور غریب طبقات کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنے، روزگار رکمانے اور بچوں کے بہتر مستقبل کے لئے ان کی مدد کریں تاکہ وہ لوگ جو مالی حالات سے تنگ آکر خودکشی کرتے ہیں ان کو بچایا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ ابتدائے اسلام میں مسلمانوں کے معاشی حالات کچھ ایسے نہ تھے اور تاریخ سے یہ پتا چلتا ہے کہ مکہ، مدینہ کی ریاست میں لوگ انتہائی مالی مشکلات کا شکار ہونے کے باوجود خودکشی کا تصور نہیں کرتے تھے جس کی بنیادی وجہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل یقین اور بھروسہ تھا۔ پروفیسر الفریڈ ظفر نے واضح کیا کہ دین اسلام میں خودکشی حرام ہے اور خودکشی کرنے والا شخص انسانی جان کے قتل کا مرتکب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بھی سزا رکھی ہے جو کسی شخص کو بلاوجہ قتل کرنے کی ہے اور اس پر قرآن مجید کا وہی حکم نافذ ہوتا ہے جس میں کہا کہ "مگر کسی نے ایک انسان کو نہ قتل کیا تو کو یا اس نے پوری انسانیت کو قتل کیا اور اگر کسی شخص نے کسی ایک کی جان بچائی تو کو یا اس نے پوری انسانیت کی جان بچائی۔ واک کے اختتام پر شرکاء میں آگاہی پمفلٹس بھی تقسیم کیے گئے اور آؤٹ ڈور میں مریضوں کی کونسلنگ بھی کی گئی۔



خودکشی سے بچاؤ کے عالمی دن پر پریسل پروفیسر الفریڈ ظفر جنرل ہسپتال میں منعقدہ آگاہی واک کی قیادت کر رہے ہیں،
پروفیسر جویت سلیم، پروفیسر ندرت سمیل، ایچ او ڈی ڈاکٹر فائزہ اطہر و دیگر کی شرکت